فون نمبر ۴۹ تار کا پتہ ۔ ڈیلی الفضل ربوہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

REGD: No. L-5254

إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ
عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

الفضل ربوہ

روزنامہ
فی پرچہ ۱۰ نئے پیسے

۲ محرم ۱۳۸۲ھ
یوم چہار شنبہ
خطبہ نمبر ۲۱

شرح چندہ
سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳ "
سہ ماہی ۷ "
خطبہ نمبر ۵ "

جلد ۵۱/۱۶ ۔ ۶ احسان ۱۳۴۱ ہش ۔ ۶ جون ۱۹۶۲ء ۔ نمبر ۱۲۸

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اطال اللہ بقاءہ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

ربوہ ۵ جون بوقت ۸ بجے صبح

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ حضور کی طبیعت اس وقت بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے۔

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولیٰ کریم اپنے فضل سے حضور کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

آمین اللّٰھم آمین

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام

خدا تعالیٰ نے اس سلسلہ کو اس لئے قائم کیا ہے تا وہ اسلام کی سچائی پر زندہ گواہ ہو ثابت کرے کہ برکات و آثار اس وقت بھی رسول اللہ کے کامل اتباع سے ظاہر ہوتے ہیں

"آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم ہی زندہ نبی ہیں اور حقیقی زندگی یہی ہے جو آپ کو عطا ہوئی ہے اور کسی دوسرے کو نہیں ملی۔ آپ کی تعلیم اس لئے زندہ تعلیم ہے کہ اس کے ثمرات اور برکات اس وقت بھی ویسے ہی موجود ہیں جو آج سے تیرہ سو سال پیشتر موجود تھے۔ دوسری کوئی تعلیم ہمارے سامنے اس وقت ایسی نہیں ہے جس پر عمل کرنے والا یہ دعوے کر سکے کہ اس کے ثمرات اور برکات اور فیوض سے مجھے دیا گیا ہے اور میں ایک آیۃ اللہ ہو گیا ہوں۔ لیکن ہم خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے قرآن شریف کی تعلیم کے ثمرات اور برکات کا نمونہ اب بھی موجود پاتے ہیں اور ان تمام آثار اور فیوض کو جو نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی سچی اتباع سے ملتے ہیں اب بھی پاتے ہیں۔ چنانچہ خدا تعالیٰ نے اس سلسلہ کو اس لئے قائم کیا ہے تا وہ اسلام کی سچائی پر زندہ گواہ ہو اور ثابت کرے کہ وہ برکات اور آثار اس وقت بھی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے کامل اتباع سے ظاہر ہوتے ہیں۔ جو تیرہ سو برس پہلے ظاہر ہوتے تھے چنانچہ صدہا نشان اس وقت تک ظاہر ہو چکے ہیں اور ہر قوم ہر مذہب کے سرگروہوں کو ہم نے دعوت کی ہے کہ وہ ہمارے مقابلہ میں آ کر اپنی صداقت کا نشان دکھائیں مگر ایک بھی ایسا نہیں کہ جو اپنے مذہب کی سچائی کا کوئی نمونہ عملی طور پر دکھائے"

(ملفوظات جلد سوم ص۳۸)

مکرم صاحبزادہ مرزا رفیق احمد صاحب کے لئے دعا کی درخواست

ربوہ ۵ جون مکرم صاحبزادہ مرزا رفیق احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ کو گذشتہ کئی روز سے درد گردہ کی تکلیف ہے۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو اپنے فضل سے صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے آمین

آغا شاہی نیویارک روانہ ہو گئے

نیویارک ۵ جون۔ وزارت امور خارجہ کے ڈائریکٹر مسٹر آغا شاہی اقوام متحدہ کی حفاظتی کونسل میں مسئلہ کشمیر پر بحث میں حصہ لینے کے لئے کل رات نیویارک روانہ ہو گئے۔ موجودہ پروگرام کے مطابق کونسل کا اجلاس ۷ جون کو شروع ہوگا۔ توقع ہے کہ کونسل میں حفاظتی کونسل کے پانچ چھوٹے ارکان کی جانب سے ایک قرارداد پیش کی جائے گی جس کا مقصد پاکستان اور بھارت میں کشمیر کے بارے میں تنازعہ کو حل کرنا ہے۔

محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب کی صحت کے متعلق اطلاع

لاہور ۵ جون بوقت ۹ بجے صبح

محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب کی طبیعت کل خدا تعالیٰ کے فضل سے بہتر رہی۔ ٹمپریچر بھی نارمل تھا۔ کل میڈیکل "چیک اپ" مکمل ہو گیا ہے۔ جس کے بعد ڈاکٹر سلیز صاحب نے علاج تجویز کیا ہے۔

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعائیں کرتے رہیں۔

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کی علالت

ربوہ ۵ جون حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کی طبیعت گردے میں درد اور بائیں ٹانگ میں تکلیف کے باعث تاحال ناساز ہے نیز حرارت بھی ہے۔ احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ حضرت میاں صاحب مدظلہ العالی کو اپنے فضل و کرم سے جلد شفایاب فرمائے۔ آمین۔

ایڈیٹر ۔ روشن دین تنویر بی ۔ اے ۔ ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل [illegible]

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا نمائندگان جماعت سے خطاب

جماعت کی تعلیمی ترقی اور اس کی اقتصادی مضبوطی کے لئے بعض اہم ہدایات

فرمودہ ۱۹ اپریل ۱۹۴۶ء بمقام قادیان

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے ۱۹ اپریل ۱۹۴۶ء کو قادیان میں مجلس مشاورت کا افتتاح کرتے ہوئے جو بصیرت افروز تقریر فرمائی تھی اس کے دو حصے اس سے قبل (الفضل ۲۰ فروری ۱۹۶۲ء و الفضل ۳ مئی ۱۹۶۲ء) شائع ہو چکے ہیں۔ بقیہ حصہ اب افادۂ احباب کے لئے شائع کیا جاتا ہے۔ یہ تقریر صیغہ زود نویسی اپنی ذمہ واری پر شائع کر رہا ہے۔

حضور نے مدرسہ احمدیہ اور جامعہ احمدیہ کے طلباء کے لئے مخیر اصحاب کو وظائف جاری کرنے کی تحریک کرتے ہوئے فرمایا:۔

میں اس موقعہ پر ایک دفعہ پھر جماعت کو اس امر کی طرف توجہ دلاتا ہوں کہ جن دوستوں نے وظائف میں حصہ لیا ہے۔ ان کو چاہیئے کہ

صدقہ جاریہ کے اصول پر

وہ اپنی رقم کو قائم رکھیں۔ اور نہ صرف خود اس میں حصہ لیتے رہیں بلکہ دوسرے دوستوں کو بھی جو صاحب توفیق ہوں تحریک کریں کہ وہ اس میں حصہ لیں۔ اور اگر کوئی اکیلا شخص یہ بوجھ برداشت نہ کر سکتا ہو تو دو دو چار چار مل کر ایک طالب علم کا بوجھ برداشت کرنے کی کوشش کریں۔ تاکہ سالانہ ۲۵-۳۰ لڑکے مدرسہ احمدیہ میں داخل ہونے شروع ہو جائیں اور آخر میں ۲۵-۳۰ مبلغ سالانہ جماعت احمدیہ کو ملنے لگ جائیں۔ گو جیسا کہ میں بتا چکا ہوں یہ تعداد بھی ہماری ضروریات کے لئے کافی نہیں۔ اگر جامعہ احمدیہ کے ذریعہ سو مبلغ بھی سالانہ تیار ہو تو دس سال میں ایک ہزار مبلغ تیار ہو سکتا ہے اور چونکہ آٹھ سال تک ہمیں تعلیم دلانی پڑے گی۔ اس لئے اگر آج سو لڑکا مدرسہ احمدیہ میں داخل ہو۔ اور پھر ہر سال سو لڑکے متواتر ہمیں داخل ہوتے رہیں۔ تب ۱۸ سال کے بعد ہمیں ایک ہزار مبلغ مل سکتے ہیں اور ساری دنیا کو

اخلاقی اور روحانی لحاظ سے

فتح کرنے کا ارادہ رکھنے والی قوم کے لئے ۱۸ سال کے بعد ایک ہزار مبلغ کا ملنا حقیقی خوشی کا موجب نہیں ہو سکتا۔ مگر ہر چیز کو قدم بقدم ہی چلانا پڑتا ہے۔ فی الحال اگر ہمیں ۲۵، ۳۰ یا ۳۳ مبلغ ہی جامعہ احمدیہ کے ذریعہ سالانہ ملنے شروع ہو جائیں تو ہم اسی کو غنیمت سمجھیں گے

اس وقت حالت یہ ہے

کہ جامعہ احمدیہ کے درجۂ رابعہ میں ایک بھی طالب علم نہیں۔ درجہ ثالثہ میں چار طالب علم ہیں درجہ ثانیہ میں چھ طالب ہیں۔ اور درجۂ اولیٰ میں آٹھ طالب علم ہیں۔ گویا جوں جوں نیچے اترتے جائیں نمبر زیادہ ہوتا جاتا ہے۔ اور جوں جوں اوپر جائیں نمبر کم ہوتا چلا جاتا ہے۔ مدرسہ احمدیہ کی پہلی جماعت میں گذشتہ سال میری تحریک پر بہت سے دوستوں نے اپنے لڑکوں کو داخل کیا تھا۔ جن کی تعداد ۳۱، ۳۲ تک پہونچ گئی تھی۔ سالانہ امتحان میں ان میں سے ۳۰ لڑکے خدا تعالیٰ کے فضل سے پاس ہو گئے ہیں۔ اگر یہ سلسلہ اسی طرح جاری رہے تو آٹھ سال کے بعد ۳۰، ۳۲ علماء سالانہ ہماری جماعت کو ملنے شروع ہو جائیں گے۔ مگر یہ اسی صورت میں ہو سکتا ہے جب کافی تعداد میں

لڑکوں کیلئے وظائف

مقرر ہوں اور جو لوگ غربت کی وجہ سے اپنے بچوں کو تعلیم دلانے سے معذور ہوں وہ اس وظیفہ سے ان کی تعلیمی ترقی کا انتظام کر سکتے ہوں۔ یہ لازمی بات ہے کہ اگر مدرسہ احمدیہ میں اپنے لڑکے داخل کرانے والے زیادہ تر غرباء ہوں گے۔ تو وہ اپنے بچوں کے تعلیمی اخراجات کے متحمل نہیں ہو سکیں گے۔ ان کے لئے یہی صورت ہوگی کہ جماعت کے دوست وظائف دیں اور وہ تعلیم حاصل کریں۔

پس جماعت کے دوستوں کو چاہیئے کہ وہ اس چندہ میں جو ثواب حاصل کرنے کا ایک نہایت اعلیٰ درجہ کا ذریعہ ہے۔ ایک دوسرے سے بڑھ کر حصہ لیں اور کوشش کریں کہ ان لڑکوں کے ذریعہ سلسلہ کو عالم مبلغ مہیا ہو جائیں میں اس موقعہ پر صدر انجمن احمدیہ کو بھی توجہ دلاتا ہوں اور بجٹ کمیٹی کو بھی کہ وہ کم سے کم پانچ ہزار روپیہ سالانہ اس مد کے لئے مقرر کرے تاکہ اصل ذمہ داری جو صدر انجمن احمدیہ پر اس بارہ میں عائد ہوتی ہے اس سے وہ عہدہ برآ ہو سکے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس وقت تک جو روپیہ آ رہا ہے۔ اس کو مدنظر رکھتے ہوئے ۲۵ وظیفوں کی آسانی سے گنجائش نکل سکتی ہے۔ لیکن اگر دوسرے دوست بھی جن کو خدا تعالیٰ نے توفیق عطا فرمائی ہے۔ اس میں وہ حصہ لینے کی کوشش کریں تو یہ وظائف کی رقم اس حد تک بڑھ سکتی ہے۔ کہ موجودہ تعداد سے دو تین گنا زیادہ لڑکوں کو وظائف دے سکتے ہیں۔

میں سمجھتا ہوں

کہ ہماری جماعت میں ۵ سو سے زیادہ تنخواہ لینے والے تین چار سو بلکہ اس سے بھی زیادہ لوگ ہوں گے۔ اگر ان میں سے ہر شخص کم سے کم ۵ روپے ماہوار وظیفہ دے تو $2\frac{1}{2}$ ہزار روپیہ ماہوار آمد ہو سکتی ہے۔ دوسرے الفاظ میں ہم ایک سو لڑکوں کو آسانی سے وظیفہ دے سکتے ہیں اور اس کا ہم پر کوئی خاص بوجھ بھی نہیں پڑتا۔ خدا تعالیٰ نے مومن کو خرچ کم کرنے کی بھی بڑی توفیق عطا فرمائی ہے۔ اور اس نے مومن کو اپنی آمد بڑھانے کے لئے بھی بڑی عقل بخشی ہے۔ اگر خدا تعالیٰ نے ہمیں اپنی آمد بڑھانے کے لئے عقل عطا فرمائی ہے تو اس نے ہمیں اپنے اخراجات کو کم کرنے کے حوصلے بھی بخشے ہیں۔ پس یہ کوئی ایسی بات نہیں جس کا برداشت کرنا ہماری جماعت کے لئے مشکل ہو۔ بے شک ایک کم حوصلہ انسان کے لئے یہ مشکل بات ہے مگر مومن کے لئے نہیں۔ پس اس خرچ کو ضرور رکھنا چاہیئے۔ اور جیسا کہ میں نے ہدایت دی ہے انجمن کو چاہیئے کہ وہ اس غرض کے لئے ۵ ہزار روپیہ سالانہ کی اپنے بجٹ میں گنجائش رکھے۔ پانچ ہزار روپیہ سالانہ میں دے رہا ہوں۔ اور چار ہزار کے قریب روپیہ دوسرے دوستوں کی طرف سے آ رہا ہے۔ ان کو چاہیئے کہ وہ آئندہ بھی اس سلسلہ کو جاری رکھیں اور جنہوں نے ابھی تک اس تحریک میں حصہ نہیں لیا۔ وہ اس میں حصہ لینے کی کوشش کریں تا مدرسہ احمدیہ اور جامعہ احمدیہ دونوں کو مضبوط بنایا جا سکے۔

اس کے علاوہ میں نے خاص طور پر

جماعت کے لئے علماء تیار کرنیکا کام

بھی شروع کیا ہوا ہے اور میری سکیم یہ ہے کہ ایک طرف تو مدرسہ احمدیہ اور جامعہ احمدیہ میں طلباء کی تعداد کا اضافہ ہو اور دوسری طرف جو نوجوان علماء ہمارے پاس تیار ہیں۔ ان کو مزید اعلیٰ تعلیم دلائی جا سکے۔ چونکہ بعض علوم ایسے ہیں جو ہم میں اور غیر احمدیوں میں مشترک ہیں اس لئے میں نے بعض طلباء کو منطق فلسفہ فقہ اور حدیث کی اعلیٰ تعلیم کے لئے باہر بھجوا دیا ہے۔ اور کچھ طالب علم ایسے ہیں جو قادیان میں ہی دینی علوم کی تکمیل کر رہے ہیں جیسے قرآن کریم کا علم ہے۔ یا تصوف کا علم ہے۔ اس طرح تین چار سال میں ہمارے پاس خدا تعالیٰ کے فضل سے سات آٹھ علماء ایسے تیار ہو جائیں گے۔ جو تعلیم کے لحاظ سے ہندوستان میں چوٹی کے علماء سمجھے جانے کے قابل ہوں گے پھر میرا منشاء ہے کہ انکو مصر اور شام بھجوا دیا جائے تاکہ ان ممالک میں رہ کر انکو مزید علمی ترقی حاصل ہو۔ جب یہ لوگ فارغ ہو جائیں گے۔ تو ہمیں اس بات کا موقعہ میسر آسکے گا کہ ہم خود قادیان میں ہی زیادہ سے زیادہ ایسے علماء تیار کر سکیں۔ چنانچہ آئندہ جامعہ احمدیہ میں سے جو طلباء نکلیں گے۔ ان میں سے جو ہوشیار طالب علم ہوں گے جو دوسروں کو تعلیم دینے کے قابل ہوں گے جو اعلیٰ اخلاق رکھنے والے ہوں گے اور جنکی طبیعت میں بچوں کی نگرانی کا ملکہ ہو گا۔ ان کو ایسے لوگوں کے سپرد کر دیا جائے گا جو بیرونی ممالک سے پڑھ کر آئے ہوں گے تاکہ وہ ان سے مزید تعلیم حاصل کریں۔ اس طرح ہم امید رکھتے ہیں کہ تعلیم کے بعد وہ بھی چوٹی کے علماء سمجھے جائیں گے

دوسرا حصہ تعلیم نسواں کا ہے۔ آپ لوگ جانتے ہیں کہ یہاں دو قسم کی تعلیم میں نے جاری کی ہوئی ہے ایک تو لڑکیوں کا ہائی سکول ہے جو دیر سے جاری ہے اور ایک لڑکیوں کے لئے دینیات کالج ہے

ماٹرک کا امتحان دینے والی لڑکیاں اب خدا تعالیٰ کے فضل سے ہماری جماعت میں بہت کافی ہوتی جاتی ہیں اور انکے نتائج بھی بہت اچھے نکلتے ہیں چنانچہ جہاں تک فیصدی کا سوال ہے لڑکیوں کے مدرسہ کے نتائج لڑکوں کے مدرسہ کے نتائج سے بہت اچھے رہتے ہیں، بلکہ اکثر سو فیصدی لڑکیاں پاس ہو جاتی ہیں اس کے علاوہ دینی تعلیم کے لئے مدرسۃ دینیات جاری ہے جس کی پڑھائی دینیات کے لحاظ سے ایم اے تک رکھی گئی ہے چھ جماعتیں ایسی ہیں جن میں وہ اپنے علوم کے لحاظ سے بی۔ اے تک تعلیم حاصل کرتی ہیں اس کے بعد اگر مزید ۲ سال وہ تعلیم حاصل کریں تو دینیات کے لحاظ سے ایم اے کی تعلیم حاصل کر لیں گی، اس کے بعد پھر دو جماعتیں ایسی ہیں جن میں تعلیم حاصل کر کے وہ ڈاکٹر کے مقابلہ کی ڈگری حاصل کر لیں گی اس

آخری ڈگری کا نام فقیہ ہوگا

اس کلاس میں دینی علوم میں سے کسی ایک علم کو لے کر اس کی انھیں مکمل واقفیت پیدا کر دی جائے گی اور پاس ہونے پر انھیں جماعتی ڈگری ڈاکٹری کی دی جائیگی جس کا نام فقیہ ہوگا۔ اس سال بی اے کی متوازی کلاس جس کا نام علیہ ہے امتحان دینے والی ہے۔ جو ماہ جون میں ہوگا میں نے تجویز کیا ہے کہ لڑکیوں کے لئے بھی وظائف مقرر کئے جائیں تاکہ ان میں تعلیم کا شوق پیدا ہو اور وہ دلی رغبت اور جوش کے ساتھ اس میں حصہ لے سکیں جہاں تک میرا خیال ہے لڑکیوں کے وظائف کے متعلق بجٹ میں گنجائش نہیں رکھی گئی۔ میں اس موقعہ پر بجٹ کمیٹی کو توجہ دلاتا ہوں کہ اس کام کے لئے بھی اسے کچھ رقم بجٹ میں رکھنی چاہیئے تاکہ لڑکیوں کو وظائف دیئے جا سکیں ہندوستان سے باہر سردست

مغربی افریقہ میں ہمارے سکول ہیں

اور گو وہ سکول صرف پرائمری یا مڈل تک ہیں مگر بہر حال گزشتہ سے ہیں میں سمجھتا ہوں کہ مغربی افریقہ میں ۱۶،۱۵ یا ۲۰ کے قریب ہمارے سکول ہوں گے جو متفرق مقامات پر قائم ہیں اب ہم نے یہ تجویز کی ہے کہ چونکہ مغربی افریقہ میں تمام اعلیٰ تعلیم عیسائیوں کے ہاتھ میں ہے اور اس وجہ سے عیسائیوں کو تو نوکری مل جاتی ہے مگر مسلمان اس میدان میں بہت پیچھے ہیں اس لئے مغربی افریقہ میں ایک لنڈن میٹرک سکول قائم کر دیا جائے اس سکول کے قائم ہونے کے بعد جو لڑکے اس میں تعلیم حاصل کریں گے وہ آئندہ ڈاکٹری اور بیرسٹری کا بھی امتحان دے سکیں گے اور ملازمتوں کے حصول میں آجکل جو دقتیں درپیش ہیں ان کا بھی سدباب ہو جائے گا لنڈن میٹرک ہندوستانی یونیورسٹیوں کے بی اے کے برابر لینا چاہیے کیونکہ لنڈن میٹرک میڈیکل کالج اور انجینئرنگ کالج میں بھی داخل ہو سکتا ہے بہر حال

ہمارا ارادہ یہ ہے

کہ مغربی افریقہ میں ایک لنڈن میٹرک سکول کھول دیا جائے میں نے اس غرض کے لئے تحریک جدید کے ایک واقف کو لنڈن بھجوا دیا ہے جو تعلیم حاصل کر رہا ہے تعلیم حاصل کرنے کے بعد اسے افریقہ بھجوایا جائے گا جہاں وہ لنڈن میٹرک سکول کی انشاء اللہ بنیاد رکھے گا پھر قوم کی ذہنی اور مادی ترقی کے لئے یہ بھی ضروری ہوتا ہے کہ اعلیٰ دنیوی تعلیم رکھنے والے انسان کسی قوم میں زیادہ سے زیادہ پائے جائیں چنانچہ اس سال جماعت کے تین آدمیوں کو اعلیٰ دنیوی تعلیم کے حصول کیلئے بیرونی ممالک میں بھجوایا جا رہا ہے دو اعلیٰ تعلیم کیلئے امریکہ جائیں گے اور ایک کو انگلستان بھجوایا جائیگا ہماری جماعت کی طرف سے جو مبلغ اس وقت تک انگلستان پہنچ چکے ہیں ان میں سے بھی بعض وہاں کے کالجوں میں تعلیم حاصل کر رہے ہیں تاکہ وہ وہاں کی اعلیٰ تعلیمی ڈگریاں حاصل کریں اور جو لوگ یورپ کی ڈگریوں کے شیدائی ہوتے ہیں وہ ان کی تبلیغ کو اچھی طرح سن سکیں۔ تعلیم کے ساتھ،

جماعت کی اقتصادی حالت

کی درستگی کی بھی ضرورت ہوتی ہے اس کے لئے میں نے گزشتہ سال سے ایک تجارتی سکیم جاری کی ہے اور جماعت سے ایسے افراد کا مطالبہ کیا ہے جو اپنی زندگی اس غرض کے لئے وقف کریں کہ وہ سلسلہ کے نظام کے ماتحت مختلف جگہوں پر تجارتی کاروبار شروع کر دیں گے اس تحریک کے ماتحت اس وقت تک صرف ایک سو ساٹھ نوجوانوں نے اپنی زندگی وقف کی ہے حالانکہ میری سکیم کے ماتحت ۵ ہزار افراد مختلف مقامات میں پھیلائے جائیں گے۔ اس وقت تک ہم نے تحریک جدید کی ایک ایجنسی بمبئی میں قائم کی ہے جس میں ایک تو تحریک جدید کا واقف کام کر رہا ہے اور دوسرا ایسا شخص ہے جس نے تحریک جدید کے وقف کے ماتحت اپنے آپ کو اس خدمت کے لئے پیش کیا ہے وہ فوج سے ریٹائر ہو کر آیا تو اس نے اپنے آپ کو وقف کر دیا اس وقت وہ بمبئی میں کام کر رہا ہے لیکن قریب زمانہ میں میرا ارادہ اس سکیم کو اور زیادہ وسیع کرنے کا ہے اور میری تجویز یہ ہے کہ ہر مقام پر ایک ایک تحریک جدید کا واقف ہو اور ایک تجارتی واقف اور دونوں ملکر کام کریں سردست میں نے محکمہ کو ہدایت کی ہے کہ وہ مدراس، کراچی، کلکتہ، کوئٹہ، پٹنہ، لاہور، دہلی، بنگلور، ڈھاکہ، شیلانگ، دارجیلنگ اور سیلون میں بھی کام شروع کر دے اور پھر رفتہ رفتہ سارے علاقوں میں اس کام کو وسیع کر دیا جائے جیسا کہ میں نے کہا ہے

ہمارا پہلا قدم یہ ہے

کہ ہم پانچ ہزار افراد ہندوستان کے مختلف مقامات میں پھیلا دیں جب ہم اس تعداد کو پورا کر لیں گے جس کے معنے یہ ہوں گے کہ ہم نے ہندوستان کے تمام بڑے بڑے شہروں اور قصبات میں تجارتی مرکز قائم کر دیئے ہیں تو ہمارا دوسرا قدم یہ ہوگا کہ ہم چھوٹے چھوٹے قصبات میں بھی اپنے آدمیوں کو پھیلا دیں اور اس کے لئے ہمیں ۲۵ ۳۰ ہزار آدمیوں کی ضرورت ہوگی یوں تو ہندوستان کے بڑے شہر ۵ ہزار نہیں ہیں میں نے پانچ ہزار افراد کی شرط اس لئے رکھی ہے کہ بعض اتنے بڑے شہر ہیں کہ ایک ایک شہر میں ہم دس دس پندرہ پندرہ بیس بیس آدمی بھی رکھ سکتے ہیں بلکہ یہ بھی اس شہر کے لحاظ سے کم ہی سمجھے جائیں گے۔

ویسٹ افریقہ میں اس وقت تک جو تبلیغ ہو رہی ہے وہ زیادہ تر مقامی جماعت کے چندہ سے ہوتی ہے چنانچہ گولڈ کوسٹ کی جماعت چالیس ہزار روپیہ سالانہ چندہ دیتی ہے اس کے علاوہ اگر دوسری جماعتوں کا چندہ بھی ملا لیا جائے تو

ویسٹ افریقہ کی جماعتیں

ستر اسی ہزار روپیہ سالانہ خرچ کر رہی ہیں اب چونکہ زیادہ تنظیم ہو رہی ہے اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ قریب زمانہ میں ہمیں ویسٹ افریقہ کا بجٹ اڑھائی تین لاکھ روپیہ رکھنا پڑیگا اور چونکہ یہ بوجھ موجودہ حالت میں برداشت نہیں کیا جا سکتا اس لئے میں نے تجویز کیا ہے کہ مغربی افریقہ میں تجارت کے سلسلہ کو وسیع کیا جائے اس وقت بھی ویسٹ افریقہ کی تمام تجارت یا ہندوستانیوں کے ہاتھ میں ہے یا شامیوں کے ہاتھ میں ہے مگر شامی ملکی باشندوں سے کوئی دلچسپی نہیں رکھتے ہم نے جو سکیم تیار کی ہے اس کے ماتحت تجارت کرنیوالوں کی ملکی باشندوں سے بھی دلچسپی قائم رہے گی چنانچہ ہم نے اپنے کام کرنیوالے دوستوں کو ہدایات دے دی ہیں کہ وہاں مشترکہ تجارتی ادارے قائم کریں تاکہ وہاں کی آبادی کو بھی فائدہ پہنچے اور جماعت کی مالی حالت بھی مضبوط ہو ایسٹ افریقہ میں بھی اسی قسم کی ایک سکیم مد نظر ہے اور وہاں کی جماعت نے اس کے متعلق مشورہ کر لیا ہے انھوں نے ہم سے اس غرض کے لئے آدمی مانگے ہیں مگر ہمیں اپنے آدمیوں کو بھجوانے میں بعض دقتیں ہیں جن کو دور کرنے کے لئے کوشش کی جا رہی ہے جب یہ دقتیں دور ہو جائیں گی تو ہم انشاء اللہ ایسٹ افریقہ میں بھی پہنچ کر تبلیغ کے علاوہ اپنی تجارتی سکیم کو بھی وسیع کریں گے اور نہ صرف تبلیغ کو وسیع کریں گے بلکہ تبلیغ کے اخراجات کا ایک حصہ بھی مقامی جماعت کے دوست برداشت کر سکیں گے۔ امریکہ میں بھی ایک سکیم زیر غور ہے اور خط و کتابت جاری ہے اگر وہ سکیم کامیاب ہو گئی تو امریکہ کے تبلیغی اخراجات کا ایک حصہ بھی اس میں سے نکل سکے گا۔

صنعت و حرفت

بھی کسی قوم کی مضبوطی اور اس کی ترقی کے لئے نہایت ضروری چیز ہوتی ہے اور ہر وہ قوم جو دنیا میں عزت اور نیک نامی کے ساتھ زندہ رہنا چاہتی ہے اس کا فرض ہوتا ہے کہ وہ صنعت و حرفت میں ترقی کرنے کی کوشش کرے ہماری جماعت کے لئے بھی ضروری ہے کہ وہ جہاں اور کاموں میں حصہ لے وہاں صنعت و حرفت کے ذریعہ بھی جماعت کی عزت اور اس کے وقار کو بڑھانے کی کوشش کرے واقعہ یہ ہے کہ جس طرح تجارت تبلیغ کے میدان کو وسیع کرتی ہے اسی طرح صنعت و حرفت بھی تبلیغی میدان کو وسیع کرنے میں بہت بڑا دخل رکھتی ہے صنعت و حرفت میں ترقی کرنے سے قوم کا نام مشہور ہوتا ہے اور یہ نام تبلیغی نقطہ نگاہ سے نہایت مفید نتائج پیدا کرنے کا موجب بن جاتا ہے کچھ عرصہ ہوا میں لاہور گیا تو سائنس کے ایک پروفیسر مجھے ملنے کے لئے آئے انھوں نے باتوں باتوں میں ذکر کیا کہ میں تو قادیان کی صنعتی ترقی کو دیکھ کر حیران رہ گیا ہوں میں نے قادیان کی بجلی کی بنی ہوئی ایسی چیزیں دیکھی ہیں کہ مجھے حیرت آ گئی میں خیال کرتا تھا کہ یہ چیزیں ہندوستان میں بن ہی نہیں سکتیں مگر میری حیرت کی کوئی حد نہ رہی جب میں نے دیکھا کہ

قادیان کے کارخانوں میں

یہ چیزیں آجکل تیار ہو رہی ہیں اور ہندوستان میں عام طور پر فروخت ہو رہی ہیں اس کے بعد وہ مذہبی باتوں کی طرف آ گئے اور دیر تک مختلف مسائل پر تبادلہ خیالات کرتے رہے اب دیکھو انھیں ہماری جماعت سے دلچسپی محض صنعت و حرفت کی ترقی دیکھ کر پیدا ہوئی انھوں نے جب دیکھا کہ قادیان کے کارخانے ایسا مال تیار کر رہے ہیں جو پہلے ولایت سے آیا کرتا تھا تو ان کی طبیعت پر اس کا غیر معمولی اثر پڑا اور انھوں نے سمجھا کہ یہ مسلمانوں میں سے ایک فعال جماعت ہے جب صنعت و حرفت میں اس طرح ترقی کر رہی ہے تو ہمیں اس کے مذہبی مسائل کا بھی جائزہ لینا چاہیئے اور غور کرنا چاہیئے کہ وہ کس حد تک دنیا کے لئے مفید ثابت ہو سکتے ہیں بہر حال صنعت و حرفت ایک ایسی چیز ہے جس کا قدرتی طور پر دوسروں پر غیر معمولی اثر پڑتا ہے اور وہ سمجھتے ہیں کہ جو جماعت اس میدان میں اپنے قدم آگے بڑھانے کی کوشش کر رہی ہے وہ دوسرے معاملات میں بھی دوسروں سے زیادہ سنجیدہ اور عقلمند ہوگی۔ چنانچہ بعض چیزیں جو اس جگہ کے کارخانوں میں تیار ہوتی ہیں وہ تو اس قدر مقبول ہوتی ہیں کہ سارے ہندوستان میں اسی جگہ سے جاتی ہیں مثلاً بیٹریاں آجکل قادیان سے ہی بن کر جاتی ہیں اور ہزاروں ہزار کی تعداد میں بمبئی کلکتہ اور مدراس وغیرہ میں فروخت ہوتی ہیں اور اس قسم کی منڈی انھوں نے پیدا کر لی ہے کہ خود بخود لوگ ان چیزوں کی طرف جھکتے چلے جاتے ہیں اور وہ دوسرے سامانوں پر

قادیان کے تیار کردہ سامان

کو ترجیح دیتے ہیں اسی طرح بجلی کے اور بھی سامان قادیان میں تیار ہوتے ہیں مثلاً لیمپ ہیں، ہیٹر ہیں۔ استریاں ہیں۔ پنکھے ہیں ٹیبل فین تو تیار ہو کر مارکیٹ میں آ گئے ہیں اور چھت کے پنکھے بھی تیار کئے جا رہے ہیں اسی طرح اور کئی چیزیں ہیں جو قادیان کے کارخانوں میں تیار ہوتی ہیں یا ان کے تیار کرنے کی سکیم زیر غور ہے

اس دوران میں سلسلہ کی طرف سے بھی ۲ کارخانے قائم کئے گئے ہیں ایک کارخانہ آئرن مشین ورکس ہے جس میں تالوں کا کام ہوتا ہے کارخانہ والے پانچ سو تالے روزانہ بناتے ہیں اور ان کی سکیم یہ ہے کہ آہستہ آہستہ اپنے کام کو ایسا وسیع کریں کہ وہ پندرہ سو بلکہ دو ہزار تالا روزانہ بنانے لگ جائیں اس کارخانہ کی بنی ہوئی چیزیں خدا تعالیٰ کے فضل سے مقبول ہو رہی ہیں اور کثرت کے ساتھ لوگوں میں فروخت ہوتی رہتی ہیں آئندہ کا حال اللہ تعالیٰ جانتا ہے اسی طرح تحریک جدید کی طرف سے

ایسٹیا منٹک کارپٹ ملز جاری کی گئی ہیں جس میں قالین بنتے ہیں اور خدا تعالیٰ کے فضل سے

یہ کارخانہ ایسا کامیاب ہوا ہے

کہ تیاری کے بعد مال کارخانہ میں نہیں رہتا بلکہ فوراً نکل جاتا ہے پہلے کارخانہ والے اپنا مال تیار کر کے امرتسر بھیجا کرتے تھے اب انھوں نے بمبئی میں بھیجنا شروع کر دیا ہے اور ان کی سکیم یہ ہے کہ آہستہ آہستہ غیر ملکوں سے براہ راست خط و کتابت کر کے انھیں مال بھجوانے کی کوشش کی جائے اسی طرح سندھ میں ایک جننگ اور پریسنگ فیکٹری کھلی ہوئی ہے اب تیل نکالنے کی ایک فیکٹری اور سیاہی بنانے کا ایک کارخانہ کھولنے کی تجویز ہو رہی ہے مشینوں کے لئے آرڈر جا چکے ہیں اور امید کی جاتی ہے کہ دو تین ماہ تک جب مشینیں پہنچ جائیں گی تو یہ کارخانے جاری ہو جائیں گے میں اس موقعہ پر جماعت کو بھی اور صدر انجمن احمدیہ کو بھی اس امر کی طرف توجہ دلاتا ہوں کہ اسے اپنے ریزرو فنڈ کو مضبوط کرنے کی خاص طور پر کوشش کرنی چاہیئے تاکہ جب صنعت و حرفت کی طرف توجہ کی جائے اور مختلف قسم کے کارخانے جماعت کی ترقی اور بہبود کے لئے جاری کئے جائیں تو زائد روپیہ ان کارخانوں میں لگایا جا سکے اسی طرح میں

جماعت کو بھی توجہ دلاتا ہوں

کہ وہ اپنے اموال کو بجائے ایسی جگہ رکھنے کے جہاں اموال کا رکھنا کوئی نتیجہ خیز نہیں ہوتا (جیسے بعض لوگوں کا روپیہ گھروں میں پڑا رہتا ہے یا بعض بنکوں میں رکھوا دیتے ہیں) متفرق کاموں میں لگائے خصوصاً ان کارخانوں میں جو سلسلہ کی طرف سے جماعت کی ترقی کے لئے جاری کئے گئے ہیں اگر محض سلسلہ کا روپیہ ان کاموں پر لگایا جائے تو یہ کام بہت محدود دائرہ میں رہیں گے لیکن اگر ساری جماعت کا روپیہ ہو تو ان کارخانوں میں بہت کچھ ترقی ہو سکتی ہے میں سمجھتا ہوں اب ہماری جماعت کی حالت ایسی ہے کہ اگر وہ ان کاموں سے دلچسپی لے تو کروڑوں روپیہ دے سکتی ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ چار پانچ کروڑ روپیہ اگر بنکوں کی بجائے کارخانوں میں لگایا جائے تو بہت جلد ترقی ہو سکتی ہے پھر علاوہ اس کے کہ جماعت کا روپیہ اس رنگ میں سلسلہ کے کارخانوں کی ترقی کا موجب ہو سکتا ہے دوسرا فائدہ اس کا یہ بھی ہے کہ بجائے زکوٰۃ میں روپیہ کا ایک حصہ صرف ہونے کے وہی روپیہ مزید نفع کا موجب بن سکتا ہے بہت سے کمزور لوگ ایسے ہوتے ہیں جو روپیہ تو جمع کرتے جاتے ہیں مگر انہیں کبھی زکوٰۃ کا خیال نہیں آتا اگر اس قسم کے لوگ اپنا روپیہ کارخانوں میں لگا دیں تو یہ چیز انھیں ایک بہت بڑے گناہ سے بچانے کا موجب بن سکتی ہے۔

بیرونجات میں بھی مختلف مقامات پر ہماری جماعت کے دوست

تجارت کی طرف توجہ کر رہے ہیں

چنانچہ کراچی میں کئی نئے کام شروع کئے گئے ہیں گجرات میں ایک موٹی کپڑے کا کارخانہ بنایا گیا ہے اور لاکھ روپیہ سرمایہ اس کے لئے جمع کیا گیا ہے۔

گو جو اطلاعات مجھے پہنچی ہیں ان سے معلوم ہوتا ہے کہ وہاں کے دوستوں کو اس قسم کے کارخانہ کی پوری واقفیت نہیں وہ سمجھتے ہیں کہ ایک لاکھ میں گزارہ ہو جائے گا یا ایک لاکھ نہ سہی تو ڈیڑھ لاکھ میں یہ کارخانہ چل نکلے گا لیکن ہمارا اندازہ یہ ہے کہ اس قسم کے کارخانہ کو کامیاب بنانے کے لئے ۱۵ - ۲۰ لاکھ روپیہ کی ضرورت ہے اسیطرح صنعت و حرفت کے بنیادی اصول کے لئے ہمنے سائنس ریسرچ انسٹی ٹیوٹ قائم کی ہے اس میں اعلیٰ سے اعلیٰ سائنس کے مسائل کی تحقیقات کی جائے گی ایسے مسائل کی جو علمی بھی ہوں گے اور عملی بھی۔ صنعت و حرفت سے متعلق میں نے جماعت کو جو توجہ دلائی ہے اسی سلسلہ میں میں یہ بھی کہنا چاہتا ہوں کہ اس کام میں ہمیں

دوستوں کے تعاون کی ضرورت ہے

اگر ہمارے کارخانوں کا مال دوسرے لوگ فوراً لے لیتے ہیں تو کوئی وجہ نہیں کہ ہماری جماعت کے افراد اپنے کارخانوں کا تیار کیا ہوا مال نہ خریدیں میں سمجھتا ہوں کہ سب سے پہلا حق ہماری جماعت کا ہے کہ وہ اپنے کارخانوں کا تیار کردہ مال خریدے اور اپنے استعمال میں لائے یہاں اب تک پندرہ بیس کارخانے جاری ہو چکے ہیں جن میں سے دو سلسلہ کے ہیں ایک کارخانہ قالینوں کا ہے اور دوسرا تالوں کا قالین ایسی چیز ہے جس کا خریدنا عام احمدیوں کی دسترس سے باہر ہے کیونکہ قالین زیادہ قیمتی ہوتے ہیں اور وہ اسّی سو یا دو سو روپیہ گز تک فروخت ہوتے ہیں اب انھوں نے کچھ سستا کام بھی شروع کر دیا ہے لیکن تالا ایک ایسی چیز ہے جو ہر احمدی کے استعمال میں آتا ہے اگر بمبئی مدراس اور کراچی کی بڑی بڑی فرمیں ان تالوں کو خریدتی ہیں تو کوئی وجہ نہیں کہ احمدی ان تالوں کو خریدنے سے گریز کریں اور یہ خیال کریں کہ شائد ہمارے کارخانہ والوں کا مال اچھا نہیں ہوگا جب ماہرین تجارت ان چیزوں کو خریدتے اور اس کی ایجنسیاں لینے کی کوشش کرتے ہیں اور بڑی بڑی فرمیں اس مال کو پسند کرتی اور اسے شوق سے خریدتی ہیں تو کیا وجہ ہے کہ ہماری جماعت کے دوست اس طرف توجہ نہ کریں۔ میں سمجھتا ہوں کہ جہاں دوسرے لوگ اس کارخانہ کی بنی ہوئی اشیاء کو خریدتے رہے ہیں وہاں ہماری جماعت کے

دوستوں کا بھی فرض ہے

کہ وہ اپنا قدم بڑھائیں اور اس کارخانہ کے تالوں کو فروغ دینے کی کوشش کریں یہ ایک ایسی چیز ہے جو جماعت کی مضبوطی اور اس کی ترقی کے ساتھ بہت گہرا تعلق رکھتی ہے ہماری جماعت کی تعداد اس وقت لاکھوں تک پہنچی ہوئی ہے اگر لاکھوں آدمی اس کارخانہ کے بنے ہوئے تالے خریدنے لگیں تو یہ کارخانہ ہمیں تھوڑے عرصہ میں ہی موجودہ حالت سے دوگنا تین گنا بلکہ چار گنا کرنا پڑے گا میں سمجھتا ہوں کہ ہماری جماعت میں کم سے کم ایک لاکھ تالا سالانہ ضرور استعمال ہوتا ہے اگر پانچ سو روزانہ کے حساب سے بھی آئرن سٹیل ورکس والے تالے بنائیں تو وہ سال بھر میں ایک لاکھ اسّی ہزار تالا بنا سکتے ہیں اور ان تالوں کا زیادہ دو تہائی حصہ اپنی جماعت میں ہی خرچ ہو سکتا ہے بغیر اس کے کہ ہمارے دوست ایک پیسہ کا بھی زائد خرچ برداشت کریں صرف انہیں اتنا کرنا پڑے گا کہ وہی روپیہ جو وہ تالوں کی خرید کے لئے دوسرے دوکانداروں کو دیتے ہیں وہ اپنے کارخانہ والوں کو دے دیا کریں اس طرح ہزاروں ہزار روپیہ بغیر ایک پیسہ کے بوجھ کے سلسلہ کے پاس آسکتا ہے اور اس سے تبلیغ اسلام کو موجودہ حالت سے کئی گنا زیادہ وسیع کیا جا سکتا ہے آجکل پانچ آنے کا تالا تو مل نہیں سکتا بارہ آنہ روپیہ یا دو روپیہ کا ایک تالا آتا ہے اور وہ احمدی اپنی ذاتی ضروریات یا اپنے گھر کی ضروریات۔ کے تالا خریدنے پر مجبور ہوتا ہے اگر وہ امریکہ یا بمبئی یا کلکتہ کی کسی فرم کا بنا ہوا وہ کوئی تالا خریدیں گے تو اس کا

لازمی نتیجہ یہ ہوگا

کہ وہ روپیہ اور دوسروں کے ہاتھ میں جائیگا خصوصاً ایسے لوگوں کے ہاتھ میں جو اسلام کے مخالف ہیں اگر ان کے دلوں میں کبھی صدقہ و خیرات کا خیال بھی آیا تو بہرحال وہ روپیہ عیسائیت کی تقویت میں خرچ ہوگا لیکن اگر ہماری جماعت کے دوست احمدیہ کارخانہ کے بنے ہوئے تالے خریدیں گے تو یہ سارا روپیہ خدائے واحد کے نام کی اشاعت اور اس کے کلمہ کے اعلاء کے لئے خرچ ہوگا اور سلسلہ کے کاموں کو زیادہ سے زیادہ وسیع کیا جا سکے گا پس میں جماعت کے دوستوں کو خصوصیت سے توجہ دلاتا ہوں کہ انہیں نہ صرف اپنی ذاتی ضروریات کے لئے ہمیشہ آئرن سٹیل ورکس کے بنے ہوئے تالے استعمال کرنے چاہئیں بلکہ ہر گاؤں اور ہر شہر میں اس کی ایجنسیاں قائم کرنی چاہئیں اور اس طرح اپنی جماعت میں خصوصاً اور دوسروں میں عموماً اس کارخانہ کی بنی ہوئی چیزوں کو پھیلانے کی کوشش کرنی چاہیئے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ سے چند احباب کی ملاقاتیں

(از مکرم مولوی عبدالرحمن صاحب انور پرائیویٹ سیکرٹری حضور ایدہ اللہ)

ماہ مئی میں گرمی زیادہ رہی اس لئے چند احباب ہی حضور اقدس سے ملاقات کا شرف حاصل کر سکے

۱۔ مکرم سیٹھ محمد حسین صاحب کلکتہ سے تشریف لائے حضور نے ان سے کلکتہ کے اور احباب کے حالات دریافت فرمائے پھر دریافت فرمایا کہ وہاں ہماری مسجد ہے اگر نہیں ہے تو احباب جماعت نماز کہاں پڑھتے ہیں نیز دریافت فرمایا کہ وہاں مبلغ کون ہیں

مکرم شیخ مبارک احمد صاحب مشرقی افریقہ میں سالہا سال تک فریضہ تبلیغ ادا کرنے کے بعد واپس تشریف لائے ہیں وہ حضور کی خدمت میں ایک تحفہ لائے جو معلم لقمان صاحب افریقن احمدی نے جو پہلے عیسائی تھے اور اب اسلام قبول کر کے جماعت احمدیہ کے کینیا میں مبلغ ہیں افریقن احمدیوں کی طرف سے شیخ مبارک احمد صاحب کو حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ کی خدمت میں پیش کرنے کے لئے دیا تھا۔ مکرم شیخ مبارک احمد صاحب نے یہ تحفہ پیش کرتے ہوئے افریقن احمدیوں کے لئے اور افریقہ میں اسلام کی ترقی کے لئے دعا کی درخواست کی

حضور نے شیخ امری عبیدی صاحب کے متعلق بعض امور دریافت فرمائے اور فرمایا کہ سابقہ کتب میں پیشگوئی ہے کہ افریقن لوگوں کے ذریعہ سے آخری زمانہ میں اسلام کی ترقی مقدر ہے۔

اس کے بعد مکرم شیخ مبارک احمد صاحب نے مشرقی افریقہ کی جملہ جماعتوں اور مبلغین کی طرف سے السلام علیکم عرض کر کے درخواست دعا کی۔

۴ طلبہ جو بنگال سے جامعہ احمدیہ میں داخل ہونے کے لئے آئے تھے تین اور طالب علموں کے ہمراہ جو پہلے سے جامعہ احمدیہ میں داخل تھے حضور سے ملاقات کے لئے آئے۔ اسی طرح مکرم میاں محمد شریف صاحب ریٹائرڈ ای۔ اے۔ سی جو پرانے صحابی ہیں وہ بھی حضور سے ملنے کے لئے تشریف لائے حضور نے ان سے دیگر عزیزان کے حالات دریافت فرمائے

محمد سعید عباس صاحب احمدی ایک عرصہ سے یورپ جا کر آباد ہو گئے تھے وہ اپنی یورپین احمدی بیوی کے ساتھ حضور سے ملنے کے لئے آئے ان کی اہلیہ نے برقعہ پہنا ہوا تھا چونکہ وہ مصافحہ بوجہ شرعی روک کے نہ کر سکتی تھیں اس لئے اظہار عقیدت کے طور پر حضور کے بستر کی چادر کے کونے کو اپنی آنکھوں سے لگایا۔

سید افتخار حسین صاحب سشن جج بھی مع بچگان حضور سے ملاقات کے لئے حاضر ہوئے حضور نے ان سے ان کے بھائی سید غلام مرتضیٰ شاہ صاحب چیف انجینئر کے متعلق دریافت فرمایا اور ان سے کراچی اور حیدر آباد میں ملاقاتوں کا ذکر فرمایا اور ان کے چچا فخر الاسلام صاحب کا بھی ذکر فرمایا جو ربوہ کے ذکر تحریک ثواب کرتے تھے۔

سید داؤد احمد صاحب سیرالیون سے آئے تھے تاکہ جامعہ احمدیہ میں داخل ہو کر چار سال تک تعلیم حاصل کریں وہ اپنا مافی الضمیر انگریزی زبان میں حضور سے عرض کرتے رہے انھوں نے اپنے لئے اور دیگر احباب کے لئے درخواست دعا کی۔

الحمدللہ کہ حضور نے باوجود شدید گرمی کے احباب جماعت کو ملاقات کا شرف بخشا۔

سیرالیون (مغربی افریقہ) میں اشاعت اسلام

یوم مصلح موعود کی تقریب۔ اخبارات کے ذریعے اسلامی مسائل کی وضاحت، قرآن کریم و احادیث نبویہ کا درس

متعدد زائرین کی احمدیہ مشن ہاؤس میں آمد

(از مکرم غلام احمد صاحب نسیم بتوسط وکالت تبشیر ربوہ)

یوم مصلح موعود کی تقریب

بیس فروری کو فری ٹاؤن میں یوم مصلح موعود منایا گیا۔ سکول میں چھٹی کی گئی اور بعد دوپہر کھیلوں کا انتظام کیا گیا۔ نیز طلباء میں انعامات اور شیرینی تقسیم کی گئی۔ شام کو مسجد احمدیہ میں ایک جلسہ منعقد ہوا۔ جس میں مکرم شیخ نصیر الدین صاحب۔ مکرم حافظ بشیر الدین صاحب اور امیر صاحب نے پیشگوئی کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی اور حضرت امیر المومنین کی درازی عمر اور صحت کاملہ کے لئے اجتماعی دعا کی گئی۔

ملٹری بارکس میں خطبہ جمعہ

ملٹری فورس میں خاصی تعداد مسلمان نوجوانوں کی ہے۔ ان کی طرف سے رمضان میں جمعہ پڑھانے کی دعوت امیر صاحب کو موصول ہوئی۔ جماعت کے چند احباب کو ساتھ لیکر مکرم امیر صاحب وہاں گئے اور جمعہ پڑھایا۔ خطبہ میں انہیں ملک اور قوم کی خاطر جو ذمہ داری ان پر عائد ہوتی ہے اس کی طرف توجہ دلائی گئی۔ نیز انہیں رمضان کے فضائل۔ اسلامی تعلیم اور حضرت مسیح موعودؑ کی بعثت کی غرض وغایت سے آگاہ کیا۔

اخبار میں مضامین

رمضان المبارک میں فری ٹاؤن کے ایک روزنامہ اخبار Shekpendeh میں چار مضامین شائع کرائے۔ جن میں رمضان کی فضیلت، روزوں کے احکام، عید الفطر کی برکات اور احکامات بیان کئے گئے۔

مشن ہاؤس میں زائرین

مشن ہاؤس میں زائرین خصوصاً یونیورسٹی کالج سیرالیون اور سیکنڈری سکول کے طلباء آتے رہے۔ ان سے تبادلہ خیالات جاری رہا اور اسلام اور احمدیت کے متعلق ان کو معلومات بہم پہنچائی گئیں۔ ان کے ذریعہ کالج اور سکولز میں اسلامی لٹریچر مثلاً Truth، ریویو، افریقن کریسنٹ اور مسلم وغیرہ تقسیم کروائے جاتے رہے۔ کالج کے دوست علم

بیعت کرکے سلسلہ میں داخل ہوئے۔

تربیت واصلاح

جماعت فری ٹاؤن کی تربیت واصلاح کے سلسلہ میں مکرم امیر صاحب نماز فجر کے بعد قرآن کریم اور حدیث کا درس دیتے رہے۔ ماہ رمضان میں روزانہ نماز تراویح کے بعد ایک لیکچر دیا جاتا رہا اور اس میں مسائل اسلامی احمدیت کی تعلیم، روزوں کے احکامات بیان کرتے رہے اور سوالات کے جوابات دیتے رہے۔

جنوبی صوبہ میں تبلیغی مساعی

جنوبی ناماد چ اس علاقہ کا چارج خاکسار کے سپرد تھا۔ چنانچہ بو میں پریس، افریقن کریسنٹ بک شاپ، لائبریری اور مشن کے دیگر کام کرتا رہا۔ لائبریری میں عموماً احباب کتب واخبارات کے مطالعہ کے لئے آتے رہے

اخبار افریقن کریسنٹ

عرصہ زیر رپورٹ میں اخبار باقاعدگی سے ہر ماہ شائع ہوتا رہا۔ اخبار کے لئے مضامین کے موزوں انتخاب اور ضرورت کے مطابق مضامین کی اشاعت کی کوشش کی گئی

درس وتدریس اور تربیت واصلاح

تقریباً ہر روز نماز فجر کے بعد بو مسجد میں قرآن کریم کا درس دیتا رہا اور نماز مغرب کے بعد احادیث نبوی میں سے چیدہ چیدہ اور موقعہ کے مطابق احادیث کا انتخاب کرکے مناسب تشریح کرتا رہا۔ رمضان المبارک کے مہینہ میں نماز تراویح باقاعدگی سے ادا کی جاتی اور تراویح کے بعد ہر روز مکرم شیخ نصیر الدین صاحب جنرل سپرنٹنڈنٹ احمدیہ سکولز بعض خاص اور اہم تربیتی موضوعات پر احباب سے خطاب کرتے رہے اور روزانہ ایک چھوٹی سی حدیث احباب اور طلباء کو یاد کرائی جاتی رہی۔

ملاقاتیں

بو میں متعدد افراد سے تعلقات پیدا کئے اور بعض کو عربی اور انگریزی لٹریچر تقسیم کیا۔ عرصہ زیر رپورٹ میں پانچ شامی تاجر خاص طور پر زیر تبلیغ رہے۔ ایک اسسٹنٹ ڈی سی صاحب سے بھی ملاقات ہوئی۔ ان کو اسلام پر چند کتب پیش کیں اور متعدد بار احمدیت کے بارہ میں ان سے گفتگو ہوئی۔ چنانچہ دو دفعہ مشن ہاؤس بھی تشریف لائے اور بعض کتب خریدیں جن کا وہ بڑی سنجیدگی سے مطالعہ کر رہے ہیں۔ جب خاکسار نے ان کو اسلام پر لٹریچر دیا اور مشن کے کام سے متعارف کر دیا تو انہوں نے ان کتب کا مطالعہ کرنے کا وعدہ کیا چنانچہ کچھ دنوں بعد مشن میں تشریف لائے اور کہنے لگے کہ احمدیہ لٹریچر کے ذریعے مجھے علم ہوا ہے کہ اسلام واقعی ایک سادہ اور لاثانی مذہب ہے اور اس کے مقابلہ میں عیسائیت کی کوئی حیثیت نہیں۔ اسلامی تعلیمات میں دنیا کے ہر مسئلہ کا حل موجود ہے مگر ہمارے ملک (سیرالیون) میں اس سے قبل اسلام پر لٹریچر صرف عربی زبان میں ملتا تھا۔ اسلئے بہت سے لوگ اسلامی تعلیمات سے ناآشنا ہے۔ اب احمدیت کے ذریعہ ایسا لٹریچر بھی ظہور میں آچکا ہے۔ جس کو ہر انگریزی پڑھا لکھا آدمی پڑھکر باسانی اسلامی تعلیمات سے آگاہ ہوسکتا ہے۔

> احمدیہ لٹریچر کے ذریعے مجھے علم ہوا کہ اسلام واقعی ایک سادہ اور لاثانی مذہب ہے اس کے مقابلہ میں عیسائیت کی کوئی حیثیت نہیں۔ ہمارے ملک (سیرالیون) میں اس سے قبل اسلام پر لٹریچر صرف عربی زبان میں ہی ملتا تھا۔ اس لئے بہت سے لوگ اسلامی تعلیم سے ناآشنا رہے اب احمدیت کے ذریعے ایسا لٹریچر بھی ظہور میں آچکا ہے۔ جس کو ہر انگریزی پڑھا لکھا آدمی پڑھکر اسلامی تعلیمات سے باسانی آگاہ ہوسکتا ہے۔
>
> (سیرالیون کا ایک معزز شریف)

لوکل مبلغین

اس عرصہ میں امیر صاحب کی ہدایات کے مطابق لوکل مبلغین کو ان کے تبلیغی دوروں کے لئے پروگرام بنا کر دئے اور ان کے دوروں کے اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھے نتائج بھی برآمد ہوئے اور بیسیوں آدمی بیعت کرکے سلسلہ احمدیہ میں داخل ہوئے

تبلیغی سفر

نماز عید پڑھانے حسب پروگرام ایک دور دراز کے علاقہ میں جانا پڑا۔ عیدگاہ کے لئے ایک ایسی جگہ کا انتخاب کیا گیا جہاں اردگرد کے گاؤں کے تمام لوگ باسانی جمع ہوسکیں۔ چنانچہ تقریباً پانچ گاؤں کے لوگ جمع ہوگئے۔ عید کے خطبہ میں ان کو اسلامی تقریبات کی اہمیت اور حکمت کے متعلق معلومات بہم پہنچائیں۔ نیز رمضان کے روزوں کی فرضیت، حکمت، اور روحانی وجسمانی فوائد کے بارہ میں احباب سے خطاب کیا۔

ایک اور سفر بغرض تعزیت اختیار کرنا پڑا۔ ایک نہایت مخلص احمدی شامی تاجر جو گذشتہ سال ایک خواب کی بناء پر احمدیت میں داخل ہوئے تھے کو کسی نے سفاکانہ طور پر قتل کر دیا تھا۔ ان کے بیوی بچوں اور دیگر رشتہ داروں کے پاس اظہار افسوس کے لئے گئے۔ مرحوم کی نیکی اور تقویٰ کی وجہ سے وہاں کے لوگوں

اعلانات نکاح

۱۔ چوہدری عبد الوحید صاحب ابن محترم ماسٹر چراغ محمد صاحب آف کھارہ حال پیرو چک ضلع سیالکوٹ کا نکاح امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ بنت مکرم چوہدری عبد الحمید صاحب آف پڑتانوالی ضلع سیالکوٹ کے ساتھ دو ہزار روپیہ حق مہر پر مکرم صوبیدار عبد الوہاب صاحب نے مورخہ ۱۴ رمئی ۱۹۶۲ء کو پیرو چک میں پڑھا۔

۲۔ چوہدری عبد الکریم صاحب ابن محترم ماسٹر چراغ محمد صاحب آف کھارہ کا نکاح منیرہ سلطانہ صاحبہ بنت مکرم چوہدری بشیر محمد صاحب کے ساتھ ایک ہزار روپیہ حق مہر پر مکرم چوہدری عبد العزیز صاحب صدر محلہ دار الصدر جنوبی ربوہ نے مورخہ ۱۲ رمئی ۱۹۶۲ء کو پیرو چک میں پڑھا۔

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان ہر دو رشتوں کو اپنے فضل وکرم سے متعلقہ خاندانوں کے لئے دینی ودنیوی لحاظ سے ہر طرح خیر وبرکت کا موجب اور مثمر ثمرات حسنہ بنائے۔ آمین

انصار اللہ قیادت تربیت

بعض اہم تربیتی امور

۱۔ نماز باجماعت ابو موسےٰ رضؓ کہتے ہیں۔ کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ ثواب نماز کے اعتبار سے سب لوگوں میں سے وہ لوگ بڑے ہیں۔ جن کی مسافت مسجد سے دور ہو۔ پھر جن کی ان سے دور ہو۔ اور وہ شخص جو نماز کا منتظر رہے کہ امام کے ہمراہ پڑھے باعتبار ثواب کے اس سے زیادہ ہے۔ جو جلدی سے نماز پڑھ کر سو رہے (تجرید بخاری حصہ اول ص۱۶۱)

۲۔ اسلامی شعار۔ داڑھی مسلمان مرد کا یہ ظاہری سائن بورڈ (Sign Board) ہے ایک قومی نشان ہے مرد و عورت کے درمیان مابہ الامتیاز بھی ہے اور اس کا رکھنا مسنون ہے ہر ایک مومن جو سنت رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر قدم مارنے اور اتباع فرمان نبوی میں راحت محسوس کرتا ہے۔ وہ رواج کی پابندیوں سے آزاد ہو کر داڑھی رکھتا ہے۔ جماعت احمدیہ کے لئے اسلام کی اس نشاۃ ثانیہ کے زمانے میں اور بھی زیادہ ضروری ہے کہ وہ اس اسوہ حسنہ کی پابندی اختیار کرے۔ کیونکہ اس کا فرض منصبی ہی یہ ہے کہ اسلام کا صحیح نمونہ پیش کرے۔

۳۔ اسلامی شعار۔ پردہ حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی نے خدام الاحمدیہ کے اجتماع کی تقریب میں فرمایا:۔

خدام الاحمدیہ کو یہ بھی چاہیے۔ اور یہ ایک بڑی ضروری قومی خدمت ہے کہ اگر ان کی بہنیں یا دوسری قریبی رشتہ دار لڑکیاں ہائی کلاسوں یا کالجوں میں پڑھتی ہوں۔ اور وہ بیرونی فضا یا آزاد صحبت کے اثر کے ماتحت پردے کے معاملہ میں غیر محتاط ہو رہی ہوں۔ تو نصیحت اور مناسب نگرانی کے ذریعہ ان کے اس غیر اسلامی رجحان کو روکیں۔ اسلامی پردہ عورتوں کی تعلیم اور ترقی میں ہرگز روک نہیں بنتا۔ اسلام صرف زینت کے برملا اظہار اور مردوں اور عورتوں کے ناواجب اختلاط کو کنٹرول کرنا چاہتا ہے۔ اور اس میں غیور احمدی بچوں کو ہمارا ہاتھ بٹا کر ثواب کمانا چاہیے۔ (خطابات ص۲۶)

۴۔ اطاعت حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:۔ خدا تعالےٰ نے ہم پر محسن گورنمنٹ کا شکر ایسا ہی فرض کیا ہے۔ جیسا کہ اس کا شکر کرنا۔ سو اگر ہم گورنمنٹ کا شکر ادا نہ کریں یا کوئی شر اپنے ارادہ میں رکھیں تو ہم نے خدا تعالیٰ کا شکر بھی ادا نہیں کیا۔ کیونکہ خدا تعالےٰ کا شکر اور کسی محسن گورنمنٹ کا شکر جس کو خدا تعالےٰ اپنے محسن بندوں کو بطور نعمت کے عطا کرے۔ در اصل یہ دونوں ایک ہی چیز ہیں اور ایک دوسری سے وابستہ ہیں اور ایک کو چھوڑنے سے دوسرے کو چھوڑنا لازم آجاتا ہے۔ (شہادۃ القرآن ص۳)

۵۔ سچائی:۔ حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:۔

جو لوگ راستبازی کے لئے تکلیف اور نقصان اٹھاتے ہیں۔ وہ لوگوں کی نظروں میں بھی مرغوب ہوتے ہیں۔ اور یہ کام نبیوں اور صدیقوں کا ہے۔ (ملفوظات جلد اول ص۶)

۶۔ حقہ نوشی حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:۔ ابھی میں نے چند ایسے آدمیوں کی شکایت سنی تھی۔ کہ وہ پنجوقتہ نماز میں حاضر نہیں ہوتے تھے۔ اور بعض ایسے تھے کہ ان کی مجلسوں میں ٹھٹھے اور ہنسی اور حقہ نوشی اور فضول گوئی شغل رہتا تھا۔ اور بعض کی نسبت شک کیا گیا تھا۔ کہ وہ پرہیزگاری کے پاک اصول پر قائم نہیں ہیں۔ اسلئے میں نے بلا توقف ان سب کو یہاں سے نکال دیا ہے۔ تاکہ دوسروں کے ٹھوکر کھانے کا موجب نہ ہوں (فردی اشتہار ۲۹ر ۹۸)

۷۔ نمونہ نمونہ بڑی چیز ہے۔ تبلیغ کا بہترین ذریعہ یہی ہے۔ گھر کی چاردیواری میں بچے اپنے بزرگوں کا نمونہ دیکھتے ہیں۔ اس کی نقل کرتے ہیں اور اس میں وہ فخر محسوس کرتے ہیں۔ درسگاہوں میں شاگرد اپنے اساتذہ کی تقلید کرتے ہیں ان کے اخلاق اور سلوک سے متأثر ہوتے ہیں اور ان کے رنگ میں رنگین ہونے کی سعی کرتے ہیں سعی کریں نہ کریں بے ساختہ ان کی تقلید کرتے ہیں اگر یہ درست ہے تو یہ بھی حقیقت ہے کہ گھر کے ماحول میں والدین کو اور درسگاہوں کی حدود میں اساتذہ کو اعلےٰ نمونے کا حامل ہونا چاہیے۔ اگر ان کے نمونے میں خامی ہوگی۔ تو آئندہ نسل کی تربیت ناقص رہ جائیگی اور وہ اس تمام ترکمزوری کے ذمہ دار ٹھہریں گے جو قوم کے نونہالوں میں پیدا ہو کر ان کی ناکامی کا باعث ہوگی۔

۸۔ تضیع اوقات کون نہیں جانتا۔ کہ انسانی زندگی بہت قلیل اور مختصر ہے۔ مگر جو اوقات ضائع کر دیتے جاتے ہیں ان کے نتائج سے مفید اور کام کی زندگی اور بھی تھوڑی رہ جاتی ہے۔ ایسے غیر مفید بلکہ نقصان رساں اور زندگی کو گھٹانے والے مشاغل موجود

اڑپپ۔ گپیں۔ آوارگی۔ حقہ۔ سگریٹ۔ پان۔ قہوہ خانے۔ ہوٹل۔ تاپنگ وغیرہ تضیع اوقات کے ذرائع بن گئے ہیں۔ مومن کا وقت قیمتی ہوتا ہے۔ اس کے لئے تمام لغویات کے دروازے بند رہنے چاہئیں۔ اور اسے ایسے محرکات سے احتراز لازم ہے۔ جو اسکے قیمتی اوقات پر ڈاکہ ڈالتے ہیں۔ فاعتبروا

ربوہ میں ایک باموقع قابل فروخت اراضی و مکان

بعض مالی مجبوریوں کے ماتحت اپنی مشترکہ اراضی سکنی واقعہ محلہ دار النصر قطعہ نمبر ۹/۴ ج جس کا رقبہ ۰۰۔۱ کنال ہے۔ فروخت کرنا چاہتے ہیں۔ اس کے تقریباً آدھے حصہ پر چاردیواری اور دو کمرے تعمیر شدہ ہیں اور پانی کا نلکہ بھی لگا ہوا ہے۔ آبادی کے درمیان واقع ہے۔ اور اس وقت کرایہ پر چڑھا ہوا ہے۔ ضرورت مند اصحاب معرفت شیخ خورشید احمد صاحب اسسٹنٹ ایڈیٹر اخبار الفضل ربوہ خط و کتابت کریں

مالکان مکان
(۱) سلامت علی گورنمنٹ پنشنر کوچہ پیرمنگاں بھاٹی گیٹ لاہور
(۲) منیر احمد ابن شیخ سلامت علی صاحب " " "
(۳) خورشید احمد اسسٹنٹ ایڈیٹر الفضل ربوہ (ابن شیخ سلامت علی صاحب لاہور)

پاکستان ویسٹرن ریلوے
No-552.W/1

راولپنڈی ڈویژن
مورخہ ۱۵ر مئی ۱۹۶۲ء

ٹنڈر نوٹس

درج ذیل کام کے لئے جس کی تکمیل کی مدت ۳۰ر جون ۱۹۶۳ء ہے، ترمیم شدہ شیڈول آف ریٹس ۱۹۵۴ء کی اساس پر ۱۸ر جون ۱۹۶۲ء بارہ بجے دن تک سربمہر ٹنڈر مطلوب ہیں۔

نمبر شمار	کام کا نام	زر بیعانہ	تکمیل کی مدت
	(۱) کوہاٹ کالاباغ سب ڈویژن میں تفصیل ذیل کے مطابق الگ الگ بلڈنگ میٹریل کی فراہمی		
۱۔ (ا)	گائے کا گوبر	۱۰۰/۰۰ روپے	۳۰ ۶/۱۹۶۳
(ب)	لپائی کے لئے مٹی		
(ج)	بھوسہ		
(د)	لدائی		
۲۔ (ا)	ان بجھ چونا	۱۰۰/۰۰ روپے	۳۰ ۶/۱۹۶۳
(ب)	لدائی		
۳۔ (ا)	سرخی	۱۰۰/۰۰ روپے	۳۰ ۶/۱۹۶۳
(ب)	لدائی		
۴۔ (ا)	ریت	۱۰۰/۰۰ روپے	۳۰ ۶/۱۹۶۳
(ب)	لدائی		

(۲) ٹنڈر مجوزہ فارموں پر دیئے جائیں جو اسی روز سوا بارہ بجے بر سر عام کھولے جائینگے
(۳) جن ٹھیکیداروں کے نام اس ڈویژن کے منظور شدہ ٹھیکیداروں کی فہرست پر درج نہیں ہیں، انہیں اپنے نام ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ پی۔ ڈبلیو۔ آر راولپنڈی کے پاس درج فہرست کرا لینے چاہئیں۔
(۴) ٹنڈر سے متعلقہ کاغذات جن میں ٹنڈر فارم ٹھیکہ کی خاص شرائط پارٹ اے اور بی، ہدایات برائے ٹنڈر اور خاص تفاصیل جو بھی ہوں زیر دستخطی کے دفتر سے بادائیگی پانچ روپے ناقابل واپسی حاصل کئے جا سکتے ہیں، ٹھیکہ کی خاص شرائط پر ٹنڈر دہندگان کو منظوری کی علامت کے طور پر دستخط کرنا ہوں گے۔
(۵) زر بیعانہ ٹنڈر کھلنے کی تاریخ و وقت سے قبل ہی ڈویژنل پے ماسٹر پی۔ ڈبلیو۔ آر راولپنڈی کے پاس جمع کرا دینا چاہیئے۔ جس کے بغیر کسی ٹنڈر پر غور نہیں ہوگا۔
(۶) ریلوے کی انتظامیہ سب سے کم نرخ یا کسی بھی ٹنڈر کو جزوی یا کلی طور پر منظور کرنیکی پابند نہیں ہے۔

ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ
پاکستان ویسٹرن ریلوے، راولپنڈی

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی اور تزکیۂ نفس کرتی ہے

وصایا

ذیل کی وصایا منظوری سے قبل شائع کی جا رہی ہیں تاکہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے اعتراض ہو تو وہ دفتر بہشتی مقبرہ کو ضروری تفصیل کے ساتھ مطلع فرمائیں۔

(اسسٹنٹ سکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

نمبر ۱۶۵۱۸۔ میں فیاض النساء بیگم زوجہ خان محمد سلیمان خان قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۲۷ سال تاریخ بیعت ۴۸ء ۳ ساکن بہاولپور ڈاک خانہ بہاولپور ضلع بہاولپور صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۷ ۹/۶۱ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔

۱۔ مہر یکصد روپیہ بذمہ خاوند ہے۔ ۲۔ زیور طلائی کانٹے یک جوڑی ڈیڑھ تولہ قیمتی -/۱۹۵ روپے ۳۔ زیور طلائی انگوٹھی وزن تین ماشہ قیمتی -/۳۳ روپے۔ ۴۔ ہار طلائی وزن ۲ تولہ قیمتی -/۲۶۰ روپے ۵۔ بالیاں طلائی یک جوڑی وزن ۴ ماشہ قیمتی -/۴۳ روپے۔ ۶۔ ایک عدد مشین سلائی مبلغ -/۲۰۰ روپے کل میزان -/۷۳۱ روپے۔ حق مہر -/۱۰۰ کل -/۸۳۱ روپے۔ جو میری ملکیت ہے میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد حصہ جائداد داخل کروں یا جائداد کا کوئی حصہ انجمن کے حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ جائداد وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ اگر اسکے بعد میں کوئی اور جائداد پیدا کروں یا آمد کا کوئی اور ذریعہ پیدا ہو جائے تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اسکے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

فقط راقم الحروف خان محمد سلیمان خان خاوند موصیہ اسسٹنٹ سب انسپکٹر انسٹرکٹر پولیس و انڈو پولیس ٹریننگ اسکول بہاولپور۔ الامۃ فیاض النساء بیگم ۲۷ ۹/۶۱۔ گواہ شد محمد عقیل ولد خدا بخش قوم کھرل معلم وقف جدید دواخانہ فضل عمر شاہدرہ بستی بہاولپور۔ گواہ شد سید ولایت شاہ ولد سید رمضان شاہ مرحوم انسپکٹر وصایا کارکن دفتر وصیت ربوہ۔

نمبر ۱۶۵۱۹۔ میں عائشہ بی بی زوجہ خواجہ نظام الدین صاحب قوم کشمیری پیشہ خانہ داری عمر ۶۰ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن پورن نگر مکان ۷/۲۹ سیالکوٹ شہر بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۸/۳/۶۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے حق مہر مبلغ پانچصد روپیہ جس میں سے تین صد روپیہ وصول کر چکی ہوں اور دو صد روپیہ بذمہ خاوند باقی ہے۔ زیور طلائی بالیاں ۱/۲ تولہ جس کی قیمت مبلغ -/۶۵ روپیہ ہے۔ نقد یکصد روپیہ کل میزان -/۶۶۵ روپے جو میری ملکیت ہے۔ میں اسکے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد حصہ جائداد داخل کروں یا جائداد کا کوئی حصہ انجمن کے حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ جائداد وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد پیدا کروں یا آمد کا کوئی اور ذریعہ پیدا ہو جائے تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اسکے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ فقط راقم الحروف مرزا غلام نبی چغتائی پریذیڈنٹ حلقہ پورن نگر۔ الامۃ عائشہ بی بی زوجہ خواجہ نظام الدین صاحب محلہ پورن نگر مکان ۷/۲۹ سیالکوٹ شہر۔ گواہ شد سید ولایت شاہ ولد سید رمضان شاہ مرحوم انسپکٹر وصایا دفتر وصیت ربوہ۔ گواہ شد نظام الدین ولد فضل الدین خاوند موصیہ بقلم خود ۱۸/۳/۶۲۔

دولت کمائیں

اگر آپ یورپ و امریکہ کے تاجروں کی طرح دولت سے مالا مال ہو کر شاندار زندگی بسر کرنے کے خواہش مند ہوں تو ہماری مشہور کتاب "ہنر" کا مطالعہ کریں۔ آپ صرف ۱۵ روپے خرچ کر کے ۵ سے ۸ روپے روز تک کما سکتے ہیں۔ قیمت مع محصولڈاک رعایتی ۵۷ نئے پیسے صرف بذریعہ منی آرڈر ارسال کریں۔

مینیجر نصرت بک ڈپو۔ پی۔ آئی۔ بی۔ سی کراچی ۵

(نوٹ:۔ اس ادارے کی آمدنی سے غریب طلباء کی امداد کی جاتی ہے)

درخواستِ دعا

۱۔ میرے والد بزرگوار عبد الخالق صاحب سابق ٹیچر مدرسہ احمدیہ بیمار ہیں۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔

خاکسار عبد العزیز ہیڈ ٹیچر ایم۔ بی پرائمری سکول نمبر ۱ پاکپتن

نور کاجل

آنکھوں کی صحت و خوبصورتی کیلئے دنیا بھر میں بے نظیر۔ بچوں، عورتوں، مردوں سب کے لئے مفید ترین سرمہ۔

سوا روپیہ

نور آملہ

سر درد اور بالوں کے لئے مقوی سفوف جس سے سر درد ہونے سے بال گرنے بند ہو جاتے ہیں۔ بال لمبے اور نرم ہوتے ہیں۔ سکری بالکل دور ہو جاتی ہے۔

ڈیڑھ روپیہ

نور ابٹنہ

حسن کو نکھار اور دلہن کا سنگھار چہرے کے کیل، چھائیوں، بدنما داغوں، مہاسوں اور مہین بال دور کرنے کے لئے مفید ہے۔

ڈیڑھ روپیہ

تیار کردہ:۔ خورشید یونانی دواخانہ گول بازار ربوہ

اہل اسلام کس طرح ترقی کر سکتے ہیں؟

بزبان اردو۔ کارڈ آنے پر

مفت

عبد اللہ الہ دین سکندرآباد دکن

سردم

سر درد کے بڑے سے بڑے مریض اس سے بہت جلد بغیر کسی مضرت رسانی اثر کے صحت یاب ہو جاتے ہیں۔ ایک بالکل بے ضرر دوا ہے۔ قیمت ایک روپیہ پچاس پیسے

تیار کردہ:۔ شفا ہومیو لیبارٹریز ربوہ

دفتر سے خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں!

پاکستان ویسٹرن ریلوے۔ لاہور ڈویژن

ٹینڈر نوٹس

درج ذیل کاموں کے لئے ترمیم شدہ شیڈول کی اساس پر مندرجہ ٹھیکوں کے لئے سال ۶۲-۱۹۶۱ء کے لئے پرسنٹیج ریٹ پر سر بمہر ٹینڈر زیر دستخطی مجوزہ فارموں پر جو اس دفتر سے بادائیگی ایک روپیہ فی فارم دستیاب ہو سکتے ہیں ۱۶؍جون ۱۹۶۲ء ساڑھے گیارہ بجے تک وصول کریں گے جو اسی روز ساڑھے بارہ بجے بر سر عام کھولے جائیں گے۔

نمبر شمار	کام کا نام	اندازاً مقدار	رقم زر بیعانہ جو ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ پی ڈبلیو آر لاہور کے پاس جمع کرائی جائے گی۔
۱۔	درج ذیل زونوں میں ریلوے سپیسیفیکیشن کے مطابق ۶۳-۱۹۶۲ء کے دوران میں درجہ دوم اینٹوں کی فراہمی۔		
	(ا) سب ڈویژن نمبر ۱ لاہور	۶۰۰۰۰۰ عدد (چھ لاکھ)	-/۶۰۰ روپے
	(ب) سب ڈویژن نمبر ۳ لاہور اینڈ برج ڈیپارٹمنٹ	۹۰۰۰۰۰ عدد (نو لاکھ)	-/۱۰۰۰ روپے

۲۔ صرف وہ ٹھیکیدار جن کے نام منظور شدہ فہرست پر درج ہیں ٹینڈر دیں۔ جن ٹھیکیداروں کے نام منظور شدہ فہرست پر نہیں ہیں وہ ۱۶؍جون ۱۹۶۲ء سے پہلے اپنے نام درج کرا لیں۔

۳۔ ترمیم شدہ شیڈول آف ریٹس کی تفاصیل اور شرائط کسی بھی یوم کار کو زیر دستخطی کے دفتر میں دیکھی جا سکتی ہیں۔ ریلوے کی انتظامیہ سب سے کم یا کسی بھی ٹینڈر کو قبول کرنے کی پابند نہیں۔ یہ ٹھیکیداروں کے اپنے مفاد میں ہے کہ وہ زر بیعانہ ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ پاکستان ویسٹرن ریلوے لاہور کے پاس ۱۶؍جون ۱۹۶۲ء سے قبل جمع کرا دیں۔ ٹھیکیداروں کو ریٹ پورے روپوں میں دینے چاہئیں، آنے پائیوں والے ریٹ مسترد کر دئے جائیں گے۔

ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ

ہمدرد لنسوال (ٹھرا کی گولیاں) دواخانہ خدمتِ خلق رجسٹرڈ ربوہ سے طلب کریں۔ مکمل کورس انیس ۱۹ روپے

چین نے کشمیر پر بھارت کا اقتدارِ اعلیٰ تسلیم کرنے سے انکار کر دیا'

پاکستان سے سرحد بندی کے سمجھوتہ پر بھارتی احتجاج مُسترد

پیکنگ ۵ رجون۔ چین نے کشمیر پر بھارت کا اقتدار اعلےٰ تسلیم کرنے سے انکار کر دیا ہے اور بھارت کا یہ دعویٰ بھی مسترد کر دیا ہے کہ چین کے صوبہ سنکیانگ اور پاکستانی مقبوضہ کشمیر میں پاکستان اور کمیونسٹ چین کے درمیان کوئی مشترک سرحد نہیں حکومت چین نے بھارت کے نام اپنے تازہ مراسلہ میں بھارت کے اعتراضات کا جواب دیا ہے جو اس نے پاکستان اور چین کے درمیان مشترکہ سرحد بندی کے فیصلہ کے خلاف اٹھائے ہیں۔

بھارت نے سنکیانگ اور قراقرم کے نواحی علاقہ میں پاکستان اور چین کے درمیان مشترک سرحد کی حد بندی کے فیصلہ کے خلاف احتجاج بھی کیا تھا۔ کمیونسٹ چین کی حکومت نے بھارت کے احتجاج کو مسترد کر دیا ہے۔ چینی حکومت کا جواب پیکنگ میں بھارتی سفارتخانہ کو پہنچا دیا گیا۔ حکومت چین نے اپنے جواب میں کہا ہے بھارتی حکومت کے احتجاج کا قطعاً کوئی جواز نہیں۔ چین نے کشمیر پر بھارت کے دعوے کو صاف طور پر مسترد کرتے ہوئے بھارت کے خلاف یہ الزام عائد کیا ہے کہ وہ حقائق کو توڑ مروڑ کر پیش کر رہا ہے اور بھارت کے احتجاج اور اعتراضات دوسروں پر غلط فیصلہ ٹھونسنے کی کوشش کے مترادف ہیں۔ حکومت چین نے کہا ہے کہ بھارتی حکومت کا غیر مناسب رویہ اس بات کا آئینہ دار ہے کہ وہ مشترک سرحد کی حد بندی کے بارے میں پاکستان اور چین کی بات چیت کے خلاف بھارتی عوام کے جذبات بھڑکانے اور چین اور بھارت کے درمیان کشیدگی بڑھانے پر تلی ہوئی ہے۔

چین کے مراسلہ میں کہا گیا ہے کہ بھارت کا یہ دعوےٰ ناقابل قبول ہے کہ چین کو پاکستان کے ساتھ مشترکہ سرحد کی حد بندی کے مذاکرات شروع کرنے کا اختیار نہیں۔ بھارتی حکومت چین کی سرکاری دستاویزات کے حوالے سے کوئی بھی ایسی مثال پیش نہیں کر سکتی جس سے یہ بات ثابت ہو سکے کہ چین نے کسی وقت بھی غیر مشروط طور پر کشمیر پر بھارت کے اقتدار اعلےٰ کا دعویٰ تسلیم کیا تھا۔ مراسلہ میں بھارت کی توجہ اس امر کی طرف دلائی گئی ہے کہ چین کے صوبہ سنکیانگ اور پاکستان کے کنٹرول میں ریاست کشمیر کے علاقہ میں سینکڑوں میل لمبی مشترک سرحد ہے +

ٹوکیو کی آبادی ایک کروڑ سے بڑھ گئی

ٹوکیو ۵ رجون۔ یکم اپریل سے یکم مئی تک ٹوکیو کی آبادی میں ۱۴۸۵۵ افراد کا اضافہ ہوا۔ یکم مئی کو ٹوکیو کی آبادی ایک کروڑ ایک لاکھ چودہ ہزار سات سو پچانوے تھی۔

پاکستان ویسٹرن ریلوے ۔ راولپنڈی ڈویژن

ٹنڈر نوٹس

ترمیم شدہ شیڈول آف ریٹس ۱۹۵۴ء کی اساس پر درج ذیل کاموں کے لئے ۱۲ رجون ۱۹۶۲ء بارہ بجے دوپہر تک سربمہر ٹنڈر وصول کئے جائیں گے۔

کام کا نام	زربیعانہ	تکمیل کی مدت	تخمیناً لاگت
۱۔ درج ذیل سب ڈویژنوں کے لئے ریلوے سپیسی فیکیشنز کے مطابق درجہ دوئم کی ۵ لاکھ اینٹوں کی فراہمی۔			
(الف) برائے جہلم سب ڈویژن از لالہ موسیٰ، جہلم اور گوجر خان	۵۰۰/- روپے	۳۰-۶-۶۳	
(ب) برائے ملکوال سب ڈویژن از ہرنا پور، سرگودھا اور خوشاب	۵۰۰/- "	۳۰-۶-۶۳	

۲۔ تمام ٹنڈر مجوزہ فارموں پر اسی تاریخ کو سوا بارہ بجے بسرعام کھولے جائیں گے۔

۳۔ جن ٹھیکیداروں کے نام اس ڈویژن کے ٹھیکیداروں کی فہرست پر درج نہیں ہیں وہ اپنے نام ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ پاکستان ویسٹرن ریلوے راولپنڈی کے پاس رجسٹرڈ کرالیں۔

۴۔ ٹنڈر کے کاغذات ٹنڈر فارم ٹھیکہ کی خاص شرائط (پارٹ اے اور بی) ٹنڈر کے لئے ہدایات و تفصیلات جو بھی ہوں زیر دستخطی سے بہ ادائیگی -/۵ روپے ناقابل واپسی دستیاب ہو سکتے ہیں۔ ٹنڈر دہندگان کو ٹھیکہ کی خاص شرائط پر منظوری کی علامت کے طور پر دستخط کرنے ہوں گے۔

۵۔ زربیعانہ ڈویژنل پے ماسٹر پاکستان ویسٹرن ریلوے راولپنڈی کے پاس ٹنڈر کھلنے کی تاریخ اور وقت سے پیشتر جمع کرا دیا جائے اس کے بغیر کوئی ٹنڈر قبول نہیں کیا جائے گا۔

۶۔ ریلوے کی انتظامیہ سب سے کم نرخ یا کسی بھی ٹنڈر کو قبول کرنے کی پابند نہیں یا کسی ٹنڈر کو جزوی یا کلی طور پر منظور کر سکتی ہے۔

۷۔ شیڈول ریٹ سے کم یا زیادہ ریٹ دئے جائیں۔

(ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ راولپنڈی)

وکلاء۔ ڈاکٹر اور پیشہ ور حضرات توجہ فرمائیں

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود ایدہ اللہ الودود نے تعمیر مساجد ممالک بیرون کے لئے وکلاء۔ ڈاکٹر اور پیشہ ور حضرات کے لئے ایک قاعدہ منظور فرماتے ہوئے فرمایا:۔

"تجویز یہ ہوئی تھی کہ پیشہ ور لوگ یعنی وکلاء۔ ڈاکٹر اور کنٹریکٹر وغیرہ پہلے اپنے گذشتہ سال کی آمد معین کریں اور پھر اس تعیین کے بعد اگلے سال ان کی آمد میں جو زیادتی ہو اس کا دسواں حصہ وہ مسجد فنڈ میں ادا کر دیا کریں۔ اس طرح مرزا عبد الحق صاحب کی تجویز کے مطابق جسے بعد میں وکلاء اور ڈاکٹروں نے مان لیا تھا یہ بھی فیصلہ ہوا تھا کہ علاوہ سالانہ آمد کی زیادتی کا دسواں حصہ دینے کے وہ بجٹ کے سال کے پہلے مہینہ یعنی ماہ مئی کی آمد کا پانچ فیصدی مسجد فنڈ میں ادا کیا کریں"

اللہ تعالےٰ ہمارے وکلاء۔ ڈاکٹر اور دیگر پیشہ ور حضرات کے اموال میں اس قدر برکت ڈالے کہ وہ اس کی راہ میں بڑھ چڑھ کر اپنے عزیز مالوں کو خرچ کرنے والے ہوں۔ تاکہ اس کے نتیجہ میں ہم اپنے آقا حضرت المصلح الموعود ایدہ اللہ تعالیٰ الودود کے حسب ذیل منشاء کو جلد پورا ہوتا دیکھ لیں کہ

"ہم نے تمام غیر ممالک میں مساجد بنانی ہیں یہاں تک کہ دنیا کے چپہ چپہ سے اللہ اکبر کی آواز آنے لگ جائے اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کی غلامی میں تمام غیر ممالک داخل ہو جائیں"

(وکیل المال اول تحریک جدید)

"الفضل" میں دینی اور علمی سوال و جواب کا سلسلہ

یہ فیصلہ کیا گیا ہے کہ الفضل میں خالص علمی اور مذہبی سوال و جواب کا سلسلہ شروع کیا جائے۔

قارئین کرام کو دعوت دی جاتی ہے کہ ان کے نزدیک جو سوالات حل طلب ہوں وہ ادارہ الفضل کو لکھ کر ارسال فرمائیں۔ ایسے سوالات کے جوابات علمائے سلسلہ سے لکھوا کر نکاہے گاہے شائع کرنے کا انتظام کیا جائے گا۔ انشاء اللہ۔

یہ امر واضح رہے کہ سوالات خالص علمی اور دینی نوعیت کے ہونے چاہئیں اور انہیں خوشخط۔ مختصر اور واضح الفاظ میں کاغذ کے صرف ایک طرف حاشیہ چھوڑ کر لکھا جائے۔ نیز مکمل ایڈریس بھی ساتھ ضرور دیا جائے۔

(ادارہ)

ضروری اعلان

بل اخبار الفضل مئی ۶۲ء ایجنٹ صاحبان کی خدمت میں بھجوائے جا چکے ہیں۔ ان بلوں کی رقوم ۱۰ رجون ۶۲ء تک دفتر ہذا میں پہنچ جانی چاہئیں۔ (مینیجر)

رجسٹرڈ ۱۲ ایل ۱۵۴